

یہے ہیں مہ رُخوں کے لیے ہم مصوری

تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے
مے سے غرض نشاط ہے، کس روسیاء کو

اک گو نہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

نشوونما ہے اصل سے، غالب افروغ کو

خاموشی ہی سے نکلے ہے، جو بات چاہیے

ہے رنگِ لالہ و گل و نسرس جدا جدا

ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے

سرپائے خم پر چاہیے ہنگام بے خودی

روسوٹے قبلہ وقتِ مناجات چاہیے

یعنی بہ حسبِ گردشِ پیمانہ صفات

عارف، ہمیشہ مستِ مے ذات چاہیے

لیے بھی مستل ہے۔

تشریح: شعر

میں شراب خانے کو

آنکھ سے اور مسجد کو

بہ اعتبارِ محرابِ ابرو

یعنی بھوڑوں سے تشبیہ

دی گئی ہے۔ شراب

خانہ مسجد کے زیر سایہ

یعنی پاس ہونا چاہیے

دیکھیے قبلہ حاجات!

آنکھ ابرو کے پاس

ہوتی ہے۔

مولانا طباطبائی

فرماتے ہیں کہ قبلہ

حاجات، مسجد کے

ضلع کا لفظ ہے۔ جہاں

محض ضلع بولنے کے

لیے محاورے میں تفرق

کرتے ہیں، وہاں ضلع بُرا معلوم ہوتا ہے اور محاورہ پورا اترے تو ضلع بولنا

حسن پیدا کرتا ہے۔ یہاں یہ لفظ محاورے کے لحاظ سے آیا ہے۔

۲۔ لغات۔ مکافات: بدلا۔

تشریح: اے محبوب! ہم آپ پر عاشق تھے اور آپ نے جی بھر

کر ہم پر ستم توڑے۔ اب ماشاء اللہ آپ کو بھی کسی سے عشق ہووا اور جتنے